Submission of E-contents

1. Name: DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
2. Designation: Associate Professor
3. Department/College: URDU/ S. Sinha College Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : PG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A. 4th sem, Paper-16
7. Title/Heading of e-content : SAUTI TAGAIUR
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

صوتی تغیر

M.A. 4th Sem, Paper - 16

زبان ایک ایسی شئے ہے جس کے اندر زندگی کی چمک اور جنبش ہمیشہ برقرار رہتی ہے - تغیر و تبدل اس کی تقدیر ہے اگر زبان ساکت و جامد ہوتی تو اس کا ارتقاء رک جاتا۔ اس میں وسعت و ہمہ گیری پیدا نہیں ہوتی - ماہرین لسانیات اس امر سے اتفاق کرتے ہیں کہ زبان کا تغیر و تبدل ہی اس کی حیات کا ضامن ہے اور اس کے ذریعے زبان ارتقاء پذیر ہوتی ہے۔

علمائے لسانیات کا کہنا ہے کہ صوتی تبدیلی کی سب سے اہم وجہ عضویاتی ہے - ایک نسل دوسری نسل کے لئے جو لسانی ورثہ چھوڑتی ہے وہ ہمیشہ یکساں نہیں رہتا اس لئے ہر نسل آوازوں کو بولنے کے اطوار اور عادات میں کچھ نہ کچھ تبدیلی ضرور آجاتی ہے یہ تبدیلی اس وجہ کر بھی رونما ہوتی ہے جب کسی قوم کی نسل کو اجنبی زبان بولنے والوں سے سابقہ پڑتا ہے تو اس اجنبی زبان کا اثر قوم کی نسل کی اپنی زبان پر پڑتا ہے اور وہ اجنبی زبان کے کچھ الفاظ اپنی زبان کی لغت کے لئے محفوظ کر لیتے ہیں اور اس وجہ سے کبھی کبھی ہمارے الفاظ کا تلفظ بھی بدل جاتا ہے مثلاً دکنی زبان کے اب اکثر الفاظ ہمارے لئے اجنبی بن گئے ہیں اور قدیم اردو میں اب اس قدر تبدیلیاں پیدا ہو گئی ہیں کہ اب کے الفاظ پہچانے نہیں جاتے اور ہم ان کے مفہوم سے بھی بیگانے ہیں - مثال کے طور پر ولی سے ۵۰ سال قبل لفظ "نسنے" اور "ستیں" کی شکل میں رائج تھا لیکن ولی

کے زمانے میں وہی لفظ 'سیں' اور 'سوں' میں تبدیل ہوگیا لیکن
آج عہد جدید میں اس کی شکل 'سے' میں مقبول ہے جو کہ ایک مہذب
شکل ہے اور جب اہل زبان متمدن اور مہذب ہوجاتے ہیں تو الفاظ کے
اندر بھی شیرینی اور گداز پیدا ہوجاتا ہے۔ اسی طرح آج جو ہمارے سامنے
'تھے' کی شکل موجود ہے وہ بہت پہلے 'تھے' میں مستعمل تھا۔
وجہی نے بھی 'تھے' ہی استعمال کیا ہے۔ اس کے علاوہ معراج العاشقین
کے مصنف خواجہ بندہ نواز نے بھی 'تھے' ہی استعمال کیا ہے لیکن اب
'تھے' کا استعمال معیوب سمجھا جاتا ہے اس لئے موجودہ عہد میں 'تھے' رائج ہوگیا۔
ہر زبان میں ایسے الفاظ ہیں جن کے تلفظ میں سرعت کے
باعث تبدیلی ہوئی ہے یعنی آواز کے ذریعہ تلفظ کو مجروح کرکے لفظ کی شکل ہی
بدل دی جاتی ہے جیسے اسٹیشن کو عوام نے "ٹیشن" اور "اٹیشن" کردیا۔ یوں بھی
صوتی تغیر اس قسم کے بھی الفاظ آتے ہیں جو معنی اور شکل کے اعتبار سے ایک ہوتے
ہیں لیکن ان میں تلفظ مکمل نہیں ہو پاتا جیسے ہیر سنگھ کا تلفظ 'ہیرسنگھ'
سرشار کا 'سرشار' اور شمس الدین کا 'شمشدین' وغیرہ اور اس قسم کے صوتی
تغیر لکھتے وقت عجلت پسندی میں اکثر ہوجاتے ہیں۔
ایک صوتی تبدیلی اس طرح کی بھی ہوتی ہے کہ بعض لفظوں میں آوازیں
اپنی ترتیب بدل دیتی ہیں۔ اس قسم میں وہ الفاظ شامل ہیں جو اگرچہ اپنی اصل
حالت میں باقی نہیں رہے ہیں مگر ان میں کوئی بھی نئی آواز یا حرف بھی داخل نہیں ہوا
ہے۔ مثلاً ریحان کا تلفظ 'ریجان' اور مطلب کا 'مطبل' وغیرہ۔ ان
تبدیلیوں میں کوئی نیا لفظ موجود نہیں ہے البتہ ترتیب میں فرق آگیا ہے۔

—— X ——

DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
Associate Professor
Deptt. of Urdu, S. Sinha College, Aurangabad
Course: M.A. 4th Sem, Paper 16
Title/Heading of E-content : SAUTI TAGAIYUR
Whatsapp No. 9431632576